Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

۶ ذوالحجہ ۱۳۶۸ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے۔ ششماہی ۱۱ ″۔ سہ ماہی ۶ ″۔ ماہوار ۲ ″۔ فی پرچہ ۱ انہ

جلد ۳ | ۲۹ تبوک ۱۳۲۸ ہش | ۲۹ ستمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۲۲




## اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو پاؤں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مکرم نواب محمد عبداللہ خاں کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام متین سلمہا کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ بیماری سے گو کچھ افاقہ ہے مگر تشخیص کے متعلق ابھی تسلی نہیں کیونکہ افاقہ کے بعد تکلیف پھر بڑھ جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا جاری رکھیں۔

## خاندان نبوت میں ولادت

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے ہاں دختر پیدا ہوئی ہے۔ مولودہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی نواسی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی پوتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو نیک اور درازی عمر عطا کرے۔ اور والدین۔ خاندان نبوت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین۔ ادارہ الفضل خاندان نبوت کی خدمت میں اس ولادت سعادت پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

# حکومت پاکستان کی وزارت صنعت نے مہاجر دستکاروں کی صنعتی بستیاں آباد کرنیکی سکیم تیار کی

کراچی ۲۸ ستمبر۔ پاکستان کے نئے وزیر صنعت آنریبل چوہدری نذیر احمد خاں نے مہاجر دستکاروں کی اعانت اور گھریلو دستکاریوں کے فروغ دینے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ آج اس سلسلے میں آپ نے کراچی میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ میں نے مہاجر کاریگروں کی دستکاریوں کو فروغ دینے کے لئے صنعتی بستیاں بسانے کی ایک سکیم تیار کی ہے اور مجھے امید ہے کہ اگر دستکاروں کی طرف سے اس سلسلے میں کامل تعاون ہوا۔ تو یہی بستیاں پاکستان کے بڑے بڑے صنعتی مرکز بن جائیں گی۔ آپ نے کہا حکومت اس سلسلے میں کاریگروں کے ساتھ کامل تعاون بھی کرے گی۔ بلکہ وہ تو کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے متعلق بھی ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بڑی سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ آپ نے پاکستان کے کارخانہ داروں کو تلقین کی کہ وہ اپنے مزدوروں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی طرف اور زیادہ توجہ دیں۔ تاکہ ان کی صنعت کے ساتھ ساتھ اصل کام کرنے والے صنعت گروں کی حالت بھی سدھرتی چلی جائے۔

## تین ہزار مزید مسلمان پناہ گزین جالندھر کیمپ میں

لاہور ۲۸ ستمبر۔ جالندھر میں مقیم پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر میجر جنرل عبدالرحمٰن نے آج لاہور میں بیان دیتے ہوئے بتایا کہ اس وقت تک ہندوستان کے مختلف حصوں سے تین ہزار کے قریب پناہ گزین جالندھر کیمپ میں آ چکے ہیں جن میں سے دو ہزار کو واہگہ کے راستے پاکستان بھیجا جا چکا ہے۔ آپ نے کہا ہندوستانی اخباروں کا یہ کہنا کہ صرف تین چار سو پناہ گزین ہی پاکستان گئے ہیں غلط ہے۔ کیونکہ سات سو کے قریب پناہ گزین اس وقت بھی ایسے جالندھر کیمپ میں موجود ہیں جو دہلی۔ یو۔پی اور بہار کے علاقوں سے آئے ہیں آپ نے کہا اگر ہندوستان کا مسلمانوں کے ساتھ سلوک کا ایسا ہی رہا تو جالندھر کیمپ کبھی بھی خالی نہیں ہو سکے گا۔

## روسی جرمن علاقے کے مسلمان شام میں آنا چاہتے ہیں

دمشق ۲۸ ستمبر شام کے وزیر داخلہ سے روسی جرمن علاقے میں رہنے والے مسلمانوں کا ایک وفد ملا اور التجا کی کہ انہیں جرمن سے آ کر شام میں آباد ہونے دیا جائے۔ وزیر داخلہ نے نہایت ہمدردانہ غور و خوض کا وعدہ کیا ہے (اسٹار)

## ایرانی انتخابات: بیرونی ایجنٹ گڑبڑ پھیلانیکی کوشش میں ہیں

طہران ۲۸ ستمبر۔ "طہران مصور" نے مجلس کے انتخابات میں ایک سنسنی خیز نوٹ لکھا ہے۔ اس میں حکومت کو متنبہ کیا گیا ہے کہ غیر ملکی ایجنٹوں نے ملک کے شمالی اور وسطی علاقوں میں انتخابی فسادات اور گڑبڑ پھیلانے کے منصوبے تیار کئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایجنٹ آذربائیجان میں زیادہ سرگرمی دکھا رہے ہیں اور اخبار نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ تمام حفاظتی تدابیر اختیار کرے طہران میں ان ۵ ۷ امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جو سینیٹ کے انتخابات کی پہلی منزل میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ دوسری منزل عنقریب عمل میں آئے گی۔ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر متین دفتری کو۔ ڈاکٹر مصدق کے مقابلے میں ۲۶۷۰۸ ووٹ ملے (کل ووٹ پندرہ ہزار ڈالے گئے تھے) صوبوں میں مجلس کے انتخابات پورے زوروں پر نہیں ہیں گو چند اضلاع کے نتائج موصول ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں سینیٹ کے انتخابات کی دوسری منزل مکمل نہیں ہوتی ہے۔ (اسٹار)

## صفا اور مروہ کی درمیانی سڑک وسیع کی جا رہی ہے

مکہ ۲۸ ستمبر۔ امسال جو زائرین فریضہ حج کی انجام دہی کے لئے مکہ پہنچے ہیں۔ انہیں ہر قسم کی آرائش پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جا رہا ہے۔ حکومت مکہ نے بہت سے پرائیویٹ مکانات اور تجارتی املاک ڈھا رہی ہیں تاکہ صفا اور مروہ کی درمیانی سڑک وسیع کی جا سکے۔ سڑکوں پر باقاعدگی کے ساتھ روزانہ چھڑکاؤ ہوتا ہے تاکہ زائرین گرد و غبار کی دستبرد سے محفوظ رہ سکیں اور زائرین کی قیام گاہوں کا ملاحظہ کرتے رہنے کے لئے سرکاری طور پر ایک کمیٹی بنائی جا چکی ہے۔ (اسٹار)

راولپنڈی ۲۸ ستمبر پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علیخاں راولپنڈی سے گلگت پہنچے پاکستانی فوج کے چیف آف سٹاف لفٹننٹ جنرل گریسی اور حکومت پاکستان سکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی آپکے ہمراہ تھے وزیر اعظم کے کل واپس آ جانیکی توقع ہے

## مشرق وسطی پر ایک نظر

دمشق ۲۸ ستمبر۔ دمشق میں سعودی عرب کے وزیر مختار شیخ عبدالعزیز بن زید نے وزیر مالیات سے ملاقات کی اور ان سے سعودی عرب کے شام کو قرضہ دینے کے متعلق گفتگو کی۔ (اسٹار)

دمشق:۔ ۲۸ ستمبر۔ سویٹزرلینڈ کی ایک کمپنی نے حکومت شام سے شام میں تیل اور دیگر قیمتی معدنیات کی تلاش کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ (اسٹار)

قاہرہ:۔ ۲۸ ستمبر۔ فلسطین کے عرب علاقوں میں عرب مہاجرین کے غذائی معیار کو قائم رکھنے کے لئے کم از کم تیرہ لاکھ پونڈ کی فوری ضرورت ہے اتنی رقم سے بھی اندازاً ایک مہاجر کو اس سے نصف خوراک مہیا کی جا سکے گی۔ جو اسے اس وقت مل رہی ہے۔ عرب امدادی کمیٹی اس وقت تک ۱۲ لاکھ پونڈ مہاجرین پر خرچ کر چکی ہے اور اب اس کے پاس صرف ایک لاکھ پاؤنڈ ہے جو ایک دن کی خوراک ہے۔ (اسٹار)

دمشق:۔ ۲۸ ستمبر۔ مرحوم حسنی الزعیم کے مکان سے بہت سے نہایت اہم کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ الزعیم کی حکومت کے دوران میں بہت سے صحافیوں نے آپ سے رشوت لی۔ (اسٹار)

قاہرہ:۔ ۲۸ ستمبر مشرق وسطیٰ کے مجلسی مسائل پر اقوام متحدہ کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں میں جو کانفرنس ہوئی اس میں شامل ہونے والے عرب لیگ کے ایک رکن مسٹر عبدالحمید الباباکی رپورٹ ہے کہ مذاکرات غیر متوقع طور پر کامیاب ہوئے۔ کانفرنس نے سفارش کی ہے کہ اس منطقہ کے اقوام متحدہ کے عملے میں عرب مہاجرین ایک یا زیادہ شامل کئے جائیں (اسٹار)


ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس۔ وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۱۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# عید الاضحیہ

" یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پہ اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سِر کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے جس پہ اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟

ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عید الاضحیہ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ آپ نبی آخر الزماں تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے۔ اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت یہ ہے کہ چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری۔ اونٹ۔ گائے دنبہ ذبح کرتے ہیں ایسا ہی وہ زمانہ گذرا ہے کہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالےٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے حقیقی طور پہ عید الضحیہ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔ یہ قربانیاں اس کالب نہیں پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہائی خوشی اور اس قسم کی تقریبات قرار دیکر گھروں میں عورتیں اور مرد تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں۔ روز ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے ...... الغرض ہر قسم کے کھیل کود۔ لہو و لعب کا نام ... عید سمجھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔ درحقیقت اس دن میں بڑا اسرار یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پہ بویا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو لہلہاتے کھیت کی طرح رکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پہ یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد۔ اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو۔ بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید الاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصّہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے"

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صفحہ ۸۲)

## ضلع سیالکوٹ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

ضلع سیالکوٹ کا سالانہ تبلیغی جلسہ اس سال شہر سیالکوٹ میں مورخہ ۲۳-۲۴ ر اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز اتوار اور سوموار کو زیر اہتمام جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ منعقد ہوگا۔ پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان جماعتہائے ضلع سیالکوٹ سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں اس کا اعلان کرا دیں اور علاوہ احمدی احباب کو اپنے ہمراہ لانے کے دوسرے دوستوں کو بھی جو ان کے زیر تبلیغ ہوں ہمراہ لائیں کھانے کا انتظام ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ رہائش کا انتظام احمدیہ گرلز سکول میں ہوگا۔

(۱) بابو قاسم الدین صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

(۲) چوہدری غلام محمد صاحب " حلقہ بوبلہ مہاراں۔

(۳) چوہدری بشیر احمد صاحب " " داتہ زیدکا۔

(۴) چوہدری عنایت اللہ صاحب " " بہلول پور۔

(۵) چوہدری بشیر احمد صاحب " " گھٹیوا ناجوا

(۶) مولوی غلام رسول صاحب " " چانگریال۔

(۷) حکیم اللہ دتہ صاحب " " درگانوالی۔

(۸) چوہدری نذیر احمد صاحب " " ڈسکہ

خاکسار قاسم الدین

امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

# سالانہ اجتماع ـــــــــ ضروری کوائف

## ۳۰ - ۳۱ - اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

سالانہ اجتماع بالکل قریب آگیا ہے۔ اس کے متعلق مجالس کو کوائف بھجوانے کے لئے تاکید کی جا چکی ہے۔ الفضل میں بھی متعدد اعلان کرائے جا چکے ہیں۔ اور بذریعہ خطوط بھی انفرادی طور پر تمام مجالس کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت ہی کم مجالس نے توجہ دی ہے۔ جس کی وجہ سے انتظامات کے متعلق صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے مجالس کو بذریعہ اعلان ہذا اس امر کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد مطلوبہ کوائف کے بارہ میں دفتر مرکزیہ کو مطلع کریں۔

(۱) صدارت کے لئے نام آنے کی آخری تاریخ — یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء

(۲) شوریٰ کے لئے تجاویز " " — " "

(۳) نمائندگان کی فہرست " — ۱۰ / اکتوبر "

(۴) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد " — "

(۵) مختلف مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے نام — ۱۵ / اکتوبر "

(۶) گزشتہ سال کی رپورٹ — یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء

(۷) چندہ اجتماع — بہت جلد

مندرجہ بالا معلومات بہت جلد آنی ضروری ہیں۔ تاکہ انتظامات کو پورے اندازہ کے مطابق کیا جا سکے اور بعد میں کمی واقع نہ ہو۔ پس مجالس اس طرف خاص توجہ کریں۔

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

# قوا انفسکم واھلیکم نارا

الحاد اور دہریت کی رو جن بار یک راہوں سے تمام دنیا کو اپنی رو میں لپیٹ رہی ہے۔ کہ اسے سوائے راسخ الایمان مومنوں کے یا ان مخلصین کے جو اس فکر میں رہتے ہیں۔ اور اس ضلالت کے تدارک کے لئے اسباب تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے مدد مانگتے رہتے ہیں۔ کوئی محسوس ہی نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ اگر زہر موجود ہو۔ اور تریاق کی فکر نہ کی جائے۔ تو وہ زہر ایک دن اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہے گا۔ ضلالت کے زہر (جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے) کے وجود سے کسی کو انکار نہیں۔ اور اولوالعزم ایمان سے منور احباب جانتے ہیں۔ کہ اس وقت آئندہ نسلوں کو روحانی تباہ کاری سے بچانے والا اس وقت اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جس کی عملی تصویر ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور اس زمانہ میں ان کے سچے جانشین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ جن کا اگرچہ وصال ہو چکا۔ لیکن آپ کے مثیل اور خلیفہ المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہٗ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی معرفت سے کلام الٰہی کے معارف مختلف رنگوں میں بیان فرماتے رہتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو آپ سے استفاضہ روحانیہ کے لئے آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور براہ راست روحانی پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔ دور افتادہ متلاشیان آب حیات کے لئے مایوس ہو کر بیٹھ جانے کا کوئی موقع نہیں۔ ان کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ۱۹۱۱ء میں اپنے ہاتھ سے الفضل جاری کر کے روحانی پانی پہنچانے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔ اور یہ پرچہ آج کل روزانہ خدمت روحانیہ بجا لا رہا ہے۔ اس میں روحانی۔ علمی اخلاقی تربیتی مواد وافر طور پر مہیا کیا جاتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آئندہ نسل شیطانی تحریکات سے متاثر نہ ہو۔ تو آج ہی الفضل اپنے ہر ایک پڑھ سکنے والے بچے کے نام جاری کروا لیں بلکہ اپنے ہر دوست کو جس کو آپ ضلالت آمیز ہوا سے بچانا چاہتے ہیں تحریک کر کے خرید اور بنائیں یا اگر وہ استطاعت نہیں رکھتا۔ تو آپ اس کی طرف سے رقم ادا کر کے پرچہ جاری کرا دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا اور آپ کی اولاد کا محافظ و ناصر ہو آمین

شرح چندہ:-

سالانہ ۲۱ روپے

ششماہی ۱۱ روپے

سہ ماہی ۶ روپے

ماہوار ۲½ روپے

مینیجر

مجالس چندہ سالانہ اجتماع جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں! (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۹ ستمبر ۱۹۴۹ء

# قربانیوں کی عید

عید قربان قریب آگئی ہے آجکل بعض اخباروں میں عید قربان پر جو بکروں وغیرہ جانوروں کی قربانیاں کی جاتی ہیں ان کے متعلق بحث ہو رہی ہے۔ بعض لوگوں نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ مسلمان قربانیاں دینے کی بجائے اتنا روپیہ قومی کاموں کے لئے دے دیں۔ تو اس روپیہ سے کئی قومی کام چل سکتے ہیں بعض دوسرے اسی قسم کے لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ دراصل حج کے موقعہ پر مکہ معظمہ کے سوا قربانی دینے کا رواج غیر ضروری ہے۔ اس کو ترک کر دینا چاہیئے۔ جہاں تک شریعت اسلامیہ کا تعلق ہے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربان پر مدینہ میں بھی قربانی دیا کرتے تھے۔ اور اسی پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا بھی عمل تھا۔ اس طرح قربانی سنت اللہ اور عمل صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ اور یہ کہنا کہ اسلام میں ایسی قربانیوں کا حکم نہیں سراسر غلط ہے۔ اور معترضین کا یہ اعتراض کوئی وقعت نہیں رکھتا

عید قربان کا نام ہی ظاہر کرتا ہے کہ اس عید کا دارومدار قربانیوں پر ہے۔ اور یہ قربانیاں یونہی بلاوجہ نہیں دی جاتیں۔ بلکہ یہ قربانیاں ایک ایسے عظیم الشان اسلامی واقعہ کی یادگار میں دی جاتی ہیں۔ کہ اگر قربانیوں کو منہا کر دیا جائے۔ تو اس یادگار واقعہ کی روح ہی ختم ہو جاتی ہے بیشک عید قربان بھی عید الفطر کی طرح نماز سے شروع ہوتی ہے لیکن دونوں عیدوں کی اپنی اپنی جداگانہ شان ہے۔ عید الفطر تو ماہ رمضان کی عبادت کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ اور عید قربان حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرمانبردار فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بے نظیر قربانیوں کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ جو انہوں نے قیام دین کے لئے پیش کیں۔

حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے پیارے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ یہ نظارہ ایک سے زیادہ دفعہ آپ نے دیکھا جس سے آپ اس نتیجہ پر پہونچے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ اپنے پیارے بیٹے کو اللہ تعالےٰ کے نام پر ذبح کر دو۔ آپ نے اس کا ذکر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے جو اس وقت بہت کم سن تھے کیا۔ بیٹے نے سنتے ہی اللہ تعالےٰ کے نام پر ذبح ہونا منظور کر لیا۔ چنانچہ جب آپ چھری پھیرنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کا ہاتھ روک لیا۔ اور بیٹے کی بجائے دنبہ ذبح کرنے کی اجازت فرمائی۔ اور بیٹے کی قربانی کا یہ مطلب سمجھ میں آیا۔ کہ اس کو قیام دین کے لئے وقف کر دیا جائے۔

یہ واقعہ ہے جس کی یاد تازہ کرنے کے لئے مسلمان ہر سال قربانیاں دیتے ہیں۔ اور اسی واقعہ کی یاد میں عید قربان منائی جاتی ہے۔ حج بیت اللہ کرنے والے بھی اسی واقعہ کی یاد میں قربانیاں دیتے ہیں۔ اور جو مسلمان حج میں شامل نہیں ہوتے وہ بھی اسی واقعہ کی یاد میں عید مناتے ہیں۔ اور قربانیاں دیتے ہیں۔ اب غور کیا جائے۔ کہ وہ مسلمان جو حج کے لئے نہیں جاتے۔ اور اپنے ہی مقام پر قربانی دیتے ہیں۔ اور عید قرباں مناتے ہیں۔ اگر وہ قربانیاں دینا بند کر دیں۔ اور اس کی بجائے روپیہ قومی کاموں میں دے دیں۔ تو ان کی عید قربان کیا رہ جاتی ہے۔ اور عید قرباں کے جو فوائد ہیں قربانیاں ترک کر کے ان میں سے کیا باقی رہ جاتا ہے؟

بے شک قربانیوں پر مسلمانان عالم کا بہت سا روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ لیکن محض اس خرچ کے اعداد و شمار کو پیش نظر رکھ کر یہ فتوے لگانا کہ یہ روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اور کسی کام نہیں آتا بالکل غلط ہے۔ اور جو لوگ اس وجہ سے یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ قربانیوں کی قیمت قومی کاموں میں صرف ہونا چاہیئے۔ وہ دراصل اس چیز کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور قربانیوں کی وجہ سے اس یادگار کی جو وقعت ہوتی ہے۔ اس سے جو ملی اور قومی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ ان کا اندازہ نہیں کرتے۔ اور محض خرچ کی اتنی بڑی رقم دیکھ کر ایک غلط قسم کا استدلال شروع کر دیتے ہیں۔ اور خیال کرنے لگتے ہیں کہ اتنی بڑی رقم کسی قومی کام میں صرف ہوتی۔ تو مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہوتی۔

یہ طرز استدلال بنیادی طور پر غلط ہے۔ یہ لوگ صرف روپیہ کے نقطۂ نظر سے سوچتے ہیں۔ حالانکہ روپیہ تو ضروریات میں خرچ کرنے کے لئے ہی ہوتا ہے۔ یہ لوگ صرف مادی فوائد پر نظر رکھتے ہیں۔ اور جس کام میں مادی فائدہ نہ ہو اسکو بے کار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ زندگی کا قیام صرف مادی ضروریات کی تکمیل پر ہی نہیں ہے۔ مادی ضروریات کی تکمیل اگرچہ اسلام میں منع نہیں ہے۔ اور اسلام ترک لذائذ کی تلقین نہیں کرتا۔ مگر سوچنا یہ ہے کہ انفرادی اور ملی زندگی کے لئے مادی ضروریات کی تکمیل ہی کافی نہیں۔ بلکہ حقیقی زندگی کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان ضروریات کو بھی پورا کریں جو سونے اور چاندی سے زیادہ قیمتی ہیں

اگر ہم نے چند کروڑ نہیں چند ارب روپیہ بچا کر عید قربان کی وہ روح تباہ کر دی۔ جو صرف قربانیوں کی وجہ سے ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ تو خواہ ہماری صنعت وحرفت۔ ہماری تجارت۔ ہماری زراعت۔ ہماری فوجی قابلیت کتنی بھی ترقی کر جائے۔ ایسے روپیہ کا شخصی یا ملی فائدہ کیا ہے۔ عید قرباں کا کام ہے مسلمانوں میں دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ ابھارنا۔ اور اس کی ظاہری صورت جانوروں کی قربانیوں سے قائم کی گئی ہے۔ اگر ہم روپیہ تو بچا لیں اور قربانیوں کے اس فائدہ کو فروخت کر دیں۔ تو کون ہمیں عقلمند کہہ سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عید قرباں کی قربانیوں کے متعلق جو اصل مرض ہے۔ وہ تو قوم کے ان طبیبوں کے ذہن میں آیا ہی نہیں۔ انہوں نے صرف اتنا محسوس کیا ہے۔ کہ قوم بیمار ہے۔ دوسری قوموں کے مقابلہ میں اس کی کوئی وقعت نہیں۔ دوسری قومیں شاہراہ ترقی پر گامزن ہیں۔ مگر یہ پاؤں توڑ کر بیٹھ گئی ہے۔ دوسری قومیں زر و جواہر میں کھیل رہی ہیں۔ اور وہ مفلس الیدین ہے۔ دوسری قومیں سائنس۔ ایجادات اور مادی سامانوں میں بہت آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور وہ بہت پیچھے رہ گئی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے انہوں نے تشخیص کرتے وقت صرف زر و سیم کی کمی کو محسوس کیا اور اس نکبت و زوال کے مرض کی تہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی

کیا قوموں کی حقیقی ترقی کے لئے صرف روپیہ کی بہتات ہی سب کچھ ہے۔ جس کو پیش نظر رکھنا چاہیئے ہم مانتے ہیں کہ روپیہ میں بڑی طاقت ہے۔ اسلام اس طاقت سے کام لینے سے منع نہیں کرتا۔ لیکن سوال ہے کہ آپ میں سے کون ہے جو اپنی عزت دے کر روپیہ لینا پسند کرتا ہے۔ آپ میں سے کون ہے جو اپنی روح فروخت کر کے چند سونے کے ٹکڑے حاصل کرنے کو اچھا سمجھتا ہے۔ ہاں آپ میں سے وہ کون ہے جو اس فائدہ کے عوض میں جو صرف قربانیوں ہی سے قوم کو حاصل ہو سکتا ہے۔ قوم کے خزانے کو زر و جواہر سے بھرپور دیکھنا چاہتا ہے؟

ان قربانیوں کے متعلق جو حقیقی مرض قوم کو لگ گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسکو محض رسم بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ عید قرباں جس لئے قائم ہوئی ہے۔ ہم اسکو بھول گئے ہیں۔ یہ قربانیاں جس اصول کی یادگار میں دی جاتی ہیں۔ وہ ہمارے پیش نظر نہیں رہا۔ ہم میں سے بہت سے لوگ یہ تو جانتے ہیں۔ کہ یہ سنت ابراہیمی ہے۔ جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جاری رکھنا ضروری سمجھا۔ لیکن انہوں نے قربانیاں دیتے وقت اس واقعہ عظیمہ کو اس طرح کبھی پیش نظر نہیں رکھا۔ جس طرح کہ انہیں رکھنا چاہیئے تھا۔ ہم نے چند بکروں اور دنبوں کا خون بہا دینے اور ان کا گوشت مزے لے لے کر کھانے کو ہی عید قربان سمجھ لیا ہے۔ ہماری یہی بے حسی ہے جس نے ہمارے طبیبوں کو آج یہ کہنے کی جرأت دلائی ہے۔ کہ قربانیوں پر ناحق روپیہ ضائع کرنے کی بجائے یہ روپیہ کسی قومی کام میں صرف کیا جائے۔ اگر ہم صحیح طور پر عید قرباں منانا جانتے۔ اگر اربوں کی تعداد میں سے ہماری قربانیاں ہر سال ہم مسلمانوں کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیتیں۔ جس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کا پیارا بیٹا آج سے چند ہزار سال پہلے کھڑے ہوئے تھے۔ تو یقیناً ان لوگوں کی نظروں میں اس فائدہ کے مقابلہ میں ان کروڑوں روپوں کی کوئی وقعت نہ ہوتی۔ جن کو وہ دوسرے قومی کاموں میں صرف کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں

اصل مرض تو یہ ہے جس کو ہمارے طبیبوں نے شناخت ہی نہیں کیا۔ ان کی فکر صرف روپیہ کی بحث میں گھر کر ہی چکر کھانے لگی۔ اگر قربانیاں ترک کر کے ہی قوم کا خزانہ بھرپور ہو سکتا ہے تو ایسے خزانے کو تو پھر کئی دینی امور چھوڑ کر اور بھی زیادہ بھرپور کیا جا سکتا ہے۔ حج۔ روزہ۔ نماز۔ زکوٰۃ سب فضول خرچیوں میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ پھر غرض ہے کہ آپ کو قربانیوں کے روپیہ کی تو اتنی فکر ہے۔ یہ تو سال میں ایک دن آتا ہے۔ آپ جو روزانہ فضول خرچیاں کرتے ہیں۔ ان پر کیوں آپ کی نظر نہیں گئی؟

اس فائدہ کو نظر انداز بھی کر دیا جائے جو قربانیوں کا ہم نے اوپر بتایا ہے۔ صرف مادی لحاظ سے بھی۔ یہ روپیہ اس روپیہ سے تو بدرجہا بہتر طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جو امراء ہوٹلوں میں روزانہ صرف کرتے ہیں اور مستورات فیشنوں میں غرق کر رہی ہیں۔ صرف مادی لحاظ سے ہی دیکھا جائے۔ تو اس طرح کی قربانیوں کا ایک بال بھی ضائع نہیں جاتا۔ غرباء کو بھی ایک دن سیر ہو کر گوشت کھانا نصیب ہو جائے۔ تو یہ فائدہ بھی قومی لحاظ سے کم نہیں ہے۔ پھر کھالوں وغیرہ کی صورت میں قومی اداروں کو بھی مالی تقویت پہونچتی ہے۔ اس لحاظ سے حج کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں جو قربانیاں دی جاتی ہیں۔ یہ قربانیاں ان سے زیادہ ضروری اور مفید ہیں۔ کیونکہ ان قربانیوں کا گوشت اکثر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ صرف کھالیں بچالی جاتی ہیں۔ ہمارے مادہ پرست مفکروں کو اگر کچھ کہنا تھا۔ تو ان قربانیوں کے متعلق کہا ہوتا۔ تو ہم صرف مادی لحاظ سے ہوئے ہی اسکو قابل غور سمجھتے۔ ورنہ عام قربانیوں کے متعلق تو ان کا شور وغوغا اس لحاظ سے بھی ناقابل اعتنا ہے۔

# عشرہ ذی الحجہ کے احکام

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## تکبیروں کا حکم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ واذکروا اللہ فی ایام معدودات۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو محدود ایام میں یاد کرو۔ ان محدود ایام کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کا قول ہے۔ کہ یبتدأ بالتکبیر من صلوٰۃ الصبح یوم عرفۃ ویختم بہ بعد صلوٰۃ العصر من اٰخر ایام التشریق۔ یعنی یوم عرفہ کی صبح سے تکبیریں شروع کر کے آخری ایام التشریق کی عصر کو ختم کرنی چاہئیں۔

نوٹ:۔ عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا نام ہے۔ کیونکہ اس دن حاجی لوگ عرفہ کے میدان میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ایام التشریق ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں اور تیرھویں کو کہتے ہیں۔ تکبیریں نمازوں کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ تکبیروں کے الفاظ یہ ہیں:۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔

## عشرہ ذی الحجہ میں حجامت وغیرہ کا حکم

صحیح مسلم میں حجامت وغیرہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان بزبان ام المومنین حضرت ام سلمہ رضؓ یوں وارد ہوا ہے۔ کہ اذا دخل العشر و اراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہٖ ولبشرہٖ شیئًا (وفی روایۃ) فلا یاخذن شعرًا ولا یقلمن ظفرًا (وفی روایۃ) من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہٖ ولا من اظفارہٖ۔ یعنی جب ذوالحجہ کا چاند چڑھے۔ تو جو شخص تم میں سے قربانی کرنا چاہے۔ وہ اپنے بال اور جسم پر سے کچھ نہ اتارے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے۔ اور قربانی بھی کرنا چاہے۔ تو وہ اپنے بال اور ناخن کچھ نہ اتارے۔

## عرفہ کا روزہ

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ عرفہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا نام ہے۔ اس روز روزہ رکھنا غیر حاجیوں کے لئے سنت ہے۔

## احکام قربانی

قربانی کی فضیلت:۔ قربانی کے متعلق احادیث میں بہت تاکید آئی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ما عمل ابن اٰدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم وانہ لیاتی یوم القیامۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا۔ وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بھا نفسا (ترمذی وابن ماجہ)

یعنی قربانی کے دن بنی آدم کے تمام اعمال میں سے سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون گرانا یعنی قربانی کرنا ہے۔ نیز فرمایا کہ قیامت کے روز قربانی اپنے سینگوں۔ بالوں اور سموں سمیت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگی۔ اور قربانی کے خون کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ پس اے مسلمانو! کثرت سے قربانیاں کر کے اپنے نفس کو خوش کرو۔ کیونکہ یہ عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت جلد قبول ہو جاتی ہے۔

## قربانی سنت ہے یا واجب

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی ہر امیر غریب پر واجب ہے۔ مگر جمہور صحابہ تابعین اور فقہاء کے نزدیک قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ اور اسی مذہب پر عمل ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ثلث ھن علی فرض ولکم تطوع وعدّ منھا الاضحیہ۔ رواہ البیہقی۔ یعنی تین چیزیں ایسی ہیں۔ جو مجھ پر تو فرض ہیں لیکن تم پر نہیں۔ ایک ان میں سے قربانی ہے۔ ایسے ہی بیہقی کی ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ کتب علی النحر ولم یکتب علیکم یعنی مجھ پر تو قربانی فرض ہے۔ لیکن تم پر نہیں۔

## قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہیئے

احادیث میں موٹی قربانی کو زیادہ پسند کیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ کنا نسمن الاضحیۃ وکان المسلمون یسمنون کہ ہم موٹی قربانیاں کیا کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کا اسی پر عمل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ائمہ بھیڑ بکری اور گائے کی قربانی سے اونٹ کی قربانی کو افضل سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امام نووی شارح صحیح مسلم فرماتے ہیں۔ مذھبنا و مذھب الجمھور ان افضل الانواع البدنۃ ثم البقر ثم الضان ثم المعز۔ کہ ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے۔ کہ تمام جانوروں میں اونٹ کی قربانی افضل ہے پھر گائے۔ پھر بھیڑ۔ پھر بکرے کی۔ لیکن حضرت امام مالک رحؒ کے نزدیک بکرا افضل ہے۔ کیونکہ اس کا گوشت افضل ہوتا ہے۔

## بہیمۃ الانعام سے مراد

قرآن کریم میں قربانی کے جانوروں کے لئے بہیمۃ الانعام کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ یعنی اونٹ۔ گائے۔ بھیڑ اور بکری۔ بھینس گائے میں شامل ہے۔ اور دنبہ بھیڑ میں۔ ان کے سوا کسی جانور کی قربانی جائز نہیں۔ ہاں نووی شرح صحیح مسلم میں اور سبل السلام جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ میں حسن بن صالح سے ایک قول منقول ہے کہ مندرجہ بالا جانوروں کے علاوہ جنگلی گائے اور ہرن کی قربانی بھی جائز ہے۔ مگر چونکہ امام حسن کے پاس اس بارہ میں کوئی بین دلیل نہیں۔ اس لئے ان کے اس قول کو ائمہ حدیث نے قبول نہیں کیا۔

## قربانی کے جانور کی عمر

حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان۔ یعنی مسنّہ کے علاوہ دوسرا کوئی جانور ذبح نہ کرو۔ ہاں اگر مسنہ دستیاب نہ ہو۔ تو بھیڑ میں سے جذعہ ذبح کرو۔

نوٹ:۔ مسنہ اس جانور کو کہتے ہیں۔ جس کے دو دانت ظاہر ہوں۔ مگر جذعہ کے متعلق بہت اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک موٹا دنبہ چھ ماہ کا بھی جائز ہے۔ لیکن شارحین کے نزدیک بھیڑ کی عمر عمومًا ایک سال کی ہونی چاہیئے۔ بکرا۔ گائے اور اونٹ ضرور مسنہ ہونے چاہئیں۔ بکرا جب دوسرے سال میں داخل ہوتا ہے۔ تو مسنہ کہلاتا ہے۔ گائے تیسرے سال میں داخل ہو کر مسنہ کہلاتی ہے۔ اور اونٹ چھٹے سال میں داخل ہو کر مسنہ بنتا ہے۔

## قربانی میں کتنے آدمی شریک ہو سکتے ہیں

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے۔ کہ کنا مع الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ (ترمذی ونسائی۔ ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ تو عین قربانی آ پہنچی۔ تو گائے میں ہم سات سات آدمی شریک تھے۔ مگر اونٹ کی قربانی میں دس دس کا حصہ تھا۔

نوٹ۔ بکرا۔ دنبہ اور بھیڑ میں دوسرا آدمی شریک نہیں ہو سکتا۔ ہاں تمام گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی کافی ہو سکتی ہے۔

## میّت کی طرف سے قربانی کا جواز

ابوداؤد میں حنش سے مروی ہے۔ کہ رایت علیًا یضحی بکبشین فقلت لہ ماھذا فقال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ۔ کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ کہ آپ دو دنبے قربان کر رہے تھے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی۔ کہ میں حضور کی طرف سے بھی قربانی کیا کروں۔ سو میں حضور کے فرمان کی تعمیل کرتا ہوں۔

## قربانی کرتے وقت کیا دعا کرنی چاہیئے

احادیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قربانی کرتے وقت مندرجہ ذیل دعا کیا کرتے تھے:۔ انی وجّھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض علی ملۃ ابراھیم حنیفًا وما انا من المشرکین۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ لا شریک لہٗ وبذالک امرت وانا اول المسلمین اللھم منک ولک۔ تقبل منی۔ بسم اللہ واللہ اکبر۔

ترجمہ:۔ میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ جو زمین و آسمان کا خالق ہے۔ میں ملت ابراہیم پر ہوں۔ جو اعلیٰ درجہ کے مسلمان تھے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ تحقیق میری نماز۔ میری قربانی۔ میری زندگی اور میری موت سب کی سب اللہ کے لئے ہے۔ جو رب العالمین ہے۔ اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اسی کا مجھے حکم ہوا ہے۔ اور میں اول المسلمین ہوں۔ یا اللہ یہ قربانی میری تیرے لئے ہے۔ اور تو مجھ سے قبول کر۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں۔ جو ہر چیز سے بڑا ہے۔

## قربانی کا وقت

قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ عید کی نماز سے پہلے قربانی ہرگز جائز نہیں۔ عید کے دن کے علاوہ ایام تشریق (یعنی گیارہویں۔ بارھویں۔ اور تیرھویں) میں بھی قربانی کی جا سکتی ہے۔

## متفرق مسائل

قربانی کا جانور صحیح سلم اور سینگوں والا ہو۔ تو بہتر ہے۔ اندھا۔ ایک آنکھ والا۔ سینگ کٹا۔ کان کٹا۔ دم کٹا جائز نہیں۔ ہاں جس جانور کے سینگ کان پیدائشی نہ ہوں۔ یا نصف سے کم کٹے ہوں۔ تو ایسا جانور جائز ہے۔ جس جانور کے کان میں لمبا یا گول سوراخ ہو۔ وہ بھی جائز نہیں۔ خصی جانور بھی جائز ہے۔

## ذبح کرنے کی مزدوری

قصاب کو ذبح کرنے کی مزدوری میں گوشت اور چمڑا دینا جائز نہیں۔ مزدوری اپنے پاس سے علیحدہ دینی چاہیئے۔

## قربانی کا گوشت کن لوگوں میں تقسیم کرنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر۔ پس خود بھی اس میں سے کھاؤ۔ اور جو لوگ سوال نہیں کرتے (رشتہ دار وغیرہ) انہیں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ۔ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے مستحب ہیں۔ ایک تہائی اپنے کھانے کے لئے ایک تہائی دوستوں اور اقرباء میں تقسیم کرنے کے لئے اور ایک تہائی مساکین میں صدقہ کے لئے۔

نوٹ:۔ عید الاضحیہ کے دن صبح کچھ نہیں کھانا چاہیئے۔ بلکہ سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھانا مسنون ہے۔ نماز عید سے پہلے اذان اور اقامت جائز نہیں۔ اور عیدگاہ میں نماز سے پہلے اور پیچھے نفل بھی نہیں پڑھنے چاہئیں۔ عیدگاہ میں جاتے وقت اور رستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور آتے وقت اور۔ عید کی نماز باہر کھلے میدان میں پڑھنی چاہیئے۔ پہلی رکعت میں قرات سے پہلے سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہنا سنت ہیں۔ عید کے دن صاف کپڑے پہننے اور نہانا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

# مشرقی افریقہ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

## دو ہزار میل سفر۔ تیرہ سو اسی افراد کو تبلیغ۔ چونسٹھ نئے احمدی۔ گورنر ٹانگانیکا کو تبلیغی تحفہ

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

کینیا کے علاقہ کسموں میں مولوی محمد منور صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب تبلیغ کے کام میں مصروف رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں برادرم سید ولی اللہ شاہ صاحب خاص طور پر افریقن احمدیوں کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دیتے رہے۔ کچھ دنوں کسموں سٹی میں اور بقیہ دن آپ نے بالہ۔ لوانڈا۔ رابور۔ بوٹیرے اور اسیمبوبے کے دیہات میں گذارے۔ افریقن احمدیوں کو آپ نے نماز یاد کرائی۔ خطبات جمعہ میں آپ رمضان کے مسائل اور رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ نے ۷۱۵ میل سفر لاری، سائیکل اور پیدل کیا۔ ۱۹۰ افراد کو تبلیغ کی اور ۲۰۵ اشتہارات تقسیم کئے۔ آپ کے ذریعہ دو افریقن احمدیت میں داخل ہوئے۔

برادرم مولوی محمد منور صاحب نے اس عرصہ میں گیارہ دیہات کا دورہ کیا۔ لوانڈا اور کنگوموکے علاقہ کی طرف خاص توجہ رہی۔ تبلیغی اور تربیتی کام میں مصروف رہے۔ مختلف مارکیٹوں میں جا کر اور ہوٹلوں میں پیغام اسلام پہنچایا۔ رابور کے لوگوں کو نماز یاد کراتے رہے۔ ممباسہ کے ہندوستانی امام اور سکول کے طلباء و اساتذہ سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ عید کے موقعہ پر کنگوموں میں احمدیوں کا اجتماع ہوا۔ دور دور کے فاصلہ سے افریقن جمع ہوئے اور ان کی رہائش و طعام کا انتظام کیا گیا اور خدا کے فضل سے اس اجتماع کا اپنوں اور غیروں پر اچھا اثر ہوا۔ آپ سواحیلی خوب بول لیتے ہیں۔ اب قبیلہ کی خاص زبان جلو سیکھ رہے ہیں۔ جماعت کسموں کے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف خاص توجہ دلائی۔ خدا کے فضل سے آپ کی مساعی سے بیس افراد جماعت میں داخل ہوئے تین سو میل لاری۔ پیدل اور سائیکل پر سفر کیا۔ ۱۰۰ اشتہارات تقسیم کئے اور ۱۳۵ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ کشتی نوح سواحیلی کا درس بھی آپ دیتے رہے۔

برادرم مولوی عنایت اللہ خاں صاحب خلیل نیروبی میں مقیم ہیں۔ آپ اس عرصہ میں رمضان کے بابرکت ایام میں روزانہ ایک پارہ کا درس مردوں میں اور ایک پارہ کا درس عورتوں میں صبح اور سہ پہر احمدیہ مسجد میں دیتے رہے۔ اور خواتین و مردوں میں الگ الگ آپ نے قرآن کریم (۱) کا درس دیا۔ چند خواتین اور بچوں کو آپ نے قرآن مجید باترجمہ۔ ناظرہ اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتے۔ آپ نے ۴۷ میل کا دورہ کیا۔ ۳۸۰ اشتہارات تقسیم کئے۔ ۵۰ افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ تبلیغی اور تربیتی خطوط بھی آپ نے لکھے۔ اور دو افریقن داخل جماعت ہوئے۔ پانچ ہزار کی تعداد میں "کیا مسیح خدا تھا" اشتہار جماعت نیروبی کے خرچ پر طبع کرایا گیا۔

یوگنڈا کے علاقہ جنجہ میں بالخصوص برادرم مولوی نور الحق صاحب انور اور برادرم چوہدری عنایت اللہ صاحب تبلیغی جدوجہد میں مصروف رہے۔ چوہدری صاحب نے سات مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۴۵ ٹریکٹ تقسیم کئے ۱۳۵ افراد تک پیغام صداقت پہنچایا۔ سات افراد کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ دو لیکچر دئیے ایک مسلم سکول کے طلباء میں جس میں اساتذہ نے بھی شرکت کی۔ ہستی باریتعالے پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے انبیاء کے وجود کو پیش کیا۔ ۲۶۰ کے قریب حاضری تھی۔ دوسرا لیکچر آپ نے ایک عیسائی سکول کی سینئر کلاس کے چالیس طالبعلموں میں دیا۔ موضوع کا عنوان تھا کہ "موجودہ دینوں میں بہترین دین کی تلاش ہمارا فرض ہے"۔ بہترین دین کے اصول کیا ہیں اس سلسلہ میں اسلام کے فضائل بیان کئے گئے۔ آپ نے ۷۰۰ میل کا سفر کیا۔ چودہ افراد داخل احمدیت ہوئے۔ الحمد للہ!

برادرم مولوی نور الحق صاحب انور خاص طور پر تربیتی کام کرتے رہے۔ کیونکہ ان ایام میں مخالفین کی طرف سے خاص طور پر مخالفت ہو رہی تھی۔ آپ بار بار مختلف نو مبائعین کو مل کر ان کے شکوک کے ازالہ میں مصروف رہے جو مخالفین احمدیت نے ان میں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس غرض کے لئے آپ نے بار بار سات مقامات کا دورہ کیا۔ تسلی بخش طور پر سوالات کے جواب دئیے۔ یوگنڈا زبان میں آپ نے محترم حاجی ابراہیم صاحب افریقن احمدی کے ساتھ مل کر دس شرائط بیعت اور بیعت فارم کا ترجمہ بھی کیا۔ تین دفعہ آپ مقامی جیل میں افریقن قیدیوں کو کشتی نوح اور قرآن مجید کا درس جا کر دیتے رہے۔ اسلام اور احمدیت کی انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ ایک افریقن اجتماع جس میں عیسائی اور مسلمان شامل تھے آپ نے وضاحت سے تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ آپ نے ۱۹۲ میل کا سفر کیا۔ مخالفت اس علاقہ میں شروع ہو رہی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالے مولوی صاحب موصوف کو کامیابی سے تبلیغ کی توفیق دے۔ تین افراد نے آپ کے ذریعہ بیعت کی۔ کچھ لوگ اور تیار ہیں لیکن ان کو مزید اطمینان کی مہلت دی جا رہی ہے تا اچھی طرح سوچ بچار کر لیں۔ اللہ تعالے انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ٹانگانیکا کے چار صوبوں میں خاص طور پر تبلیغ کا فریضہ بجا لایا جا رہا ہے

علاقہ اروشہ میں برادرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما کام کر رہے ہیں۔ آپ نے اس عرصہ میں تین دفعہ جیل میں جا کر قیدیوں کو تبلیغ اسلام و احمدیت کی۔ بعض سمجھ دار قیدیوں کو آپ نے لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک دفعہ آپ ایک عیسائی مشن کے امریکن پادری سے ملے مفصل تبادلہ خیالات کیا مشن کے دو ٹیچروں سے بھی ملے۔ انہیں تبلیغ کے علاوہ سواحیلی کا لٹریچر بھی دیا۔ اثنا عشریوں کے ایک امام صاحب سے تین دفعہ مل کر تبلیغ کی اور تفسیر کبیر مطالعہ کیلئے دی مشن سکول اور گورنمنٹ سکول کے ٹیچروں کو گھر پر بلا کر تبلیغ کی۔ اروشہ پروونس کے گورنمنٹ سکولز کے سپروائزر بمع ایک استاد کے آپ سے ملنے کے لئے آئے۔ انہیں صداقت کا پیغام آپ نے پہنچایا۔ گولڈ کوسٹ کے کسی ایک چیف کا لڑکا مشرقی افریقہ آئے ہوئے تھے وہ اروشہ میں آپ سے ملے۔ پانچ روز تک انہیں مہمان رکھا اور مفصل تبلیغ کرنے کا موقعہ آپ کو ملا۔ اسی طرح ایک اور [illegible] گولڈ کوسٹ کے افریقنوں کا جو گراؤنڈ نٹ سکیم کے کام میں آیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ انہیں گھر میں دو دفعہ بلا کر تبلیغ کی۔ ایک ہندوستانی مسلمان وکیل اور افریقن بیرسٹر کو بھی آپ نے اسلام کی تبلیغ کی۔ "پیغام احمدیت" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی تقریر مطبوعہ غیر احمدیوں کو بذریعہ ڈاک آپ نے بھجوائی۔

برادرم میر ضیاء اللہ صاحب مشن کی دکان ڈینورسل پر محنت سے کام کرتے رہے اور کشتی نوح و تفسیر کبیر کا درس و تدریس دیتے رہے۔ ۱۷۰ افراد تک تبلیغ حق پہنچائی ۲۵۰ اشتہارات تقسیم کئے۔ ۱۶۰ میل اور تین مقامات کا دورہ کیا۔

برادرم حکیم محمد ابراہیم صاحب ممتاز الاطباء ٹانگا کے صوبہ میں تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ آپ نے اس عرصہ میں تین مقامات کا دورہ کیا۔ آپ روزانہ بعد نماز صبح ٹانگا میں درس قرآن کریم اور بعد مغرب کشتی نوح کا زبان سواحیلی دیتے رہے۔ دو افریقن اور ایک نوجوان پاکستانی کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے رہے اور دیگر دینی مسائل سے آگاہ کیا۔ اثنا عشریوں کے ایک لیڈر کو اور ستی کمیونٹی کی ایسوسی ایشن کے سیکرٹری کو "پیغام احمدیت" پمفلٹ دیا گیا۔ جنوبی صوبہ ٹانگانیکا کے ایک مقام کے لیوالی (افریقن مجسٹریٹ) جو ٹانگا آئے ہوئے تھے انہیں تبلیغ کی اور لٹریچر بھی مطالعہ کیلئے دیا۔ گجراتی میں اسلامی اصول کی فلاسفی بوہرے مسلمان کو دی۔ تین لیکچر آپ نے افریقن جیل میں دئیے۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک لیکچر ملکو نگا گاؤں میں مقیم عربوں میں دیا اور حضرت احمد علیہ السلام کی آمد کو آپ کے مسیح موعود کی حیثیت کے پیش کیا۔ ایک لیکچر آپ نے افریقن ویلفیئر سنٹر میں افریقن کے مختصر اجتماع میں دیا۔ آپ نے ۷۰ میل کا دورہ کیا۔ ۱۲۰ افراد سے ملاقات کر کے پیغام احمدیت پہنچایا۔ ۲۳ اشتہارات تقسیم کئے
ایک افریقن نے بیعت کی۔

لنڈی کے علاقہ میں برادرم مولوی فضل دین صاحب بشیر تبلیغی جدوجہد میں مصروف رہے۔ آپ نے اس عرصہ میں آٹھ مقامات کا دورہ کر کے افریقن لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ آپ کے ساتھ اس دورہ میں دو افریقن مبلغین رہے۔ اس علاقہ کے بعض حصوں میں مخالفین غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اس کے ازالہ کے لئے کوشاں رہے۔ ایک احمدی پر مخالفین نے مقدمہ بھی دائر کر رکھا ہے۔ اللہ تعالے اس کی مدد فرمائے۔ چند افریقن احمدیوں کو آپ تبلیغی نوٹس بھی لکھوا رہے ہیں۔ تا انہیں بوقت تبلیغ ان نوٹس سے [illegible] مل سکے۔ آپ نے [illegible] کے موضوع پر ایک مضمون سواحیلی زبان میں لکھا۔ چار سو چالیس افراد کو تبلیغ کی۔ دو سو کے قریب اشتہارات تقسیم کئے۔ ۴۹۰ میل کا سفر کیا۔ اور خدا کے فضل سے ۱۲ افراد داخل احمدیت ہوئے الحمد للہ

علاقہ میں مکان رہائش کیلئے نہیں مل رہا۔ اس وجہ سے رہائش کی تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے بہتر سامان کر دے تا رہائش کی مشکل دور ہو جائے۔ (باقی)

---

# پاکستان شاہراہ ترقی پر!

(ازجی وارڈ پرائس نامہ نگار خصوصی اخبار ڈیلی میل لندن)

موصوف نے حال میں پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد یہ مقالہ خاص طور پر سے اخبار اسٹار جانسبرگ کے لئے لکھا تھا:۔

پاکستان ایشیا کے قدیم ترین اور ساتھ ہی نوزائیدہ ممالک میں سے ہے۔ پاکستان میں حالیہ کھدائی سے جو کھنڈرات برآمد ہوتے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ دریائے سندھ کی وادی میں تہذیب اس وقت عروج پر تھی۔ جب یورپ محض وحشیوں کا بر اعظم تھا۔

باقاعدہ صفائی کے انتظامات کے ساتھ خوبصورت اور سائنٹیفک منصوبہ کے مطابق سڑکیں۔ شاندار اور کئی منزلہ پکی عمارتیں۔ غسل خانے اور نہایت اعلیٰ فنون کی متعدد اشیاء یہ بتاتی ہیں۔ کہ اس علاقہ میں جو آج کل پاکستان کہلاتا ہے۔ ایک ایسی قوم بستی تھی۔ جس کے معیار ذوق و عمل کا مقابلہ اس زمانہ کے مصریوں سے کیا جا سکتا ہے۔

۱۹۴۷ء کے موسم گرما تک باشندگان ہندوستان کی دو قوموں میں مذہبی یا فرقہ وارانہ بنیاد پر تقسیم کے حامی مسٹر جناح رحم کے نظریہ کو ہندوستان کے مسلم فرقہ کے علاوہ بہت کم لوگوں نے کوئی خاص اہمیت دی تھی۔ پاکستان کا مطلب "پاک آدمیوں کی سرزمین" ہے۔ یہ نام ہی کانوں کو بھلا لگتا ہے اس کے علاوہ اگر نئی مستعمرہ کے قیام کی بنیاد یہ تھی۔ کہ ان علاقوں کو علیحدہ کیا جائے۔ جہاں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں سے زیادہ ہو۔ تو اس مستعمرہ کے دو حصے یعنی مشرقی اور مغربی پاکستان ہونا تھے۔ جن کو ہندو ہندوستان کے ایک ہزار میل کے علاقہ نے ایک دوسرے سے الگ کر دیا ہے۔

نیز ۱۹۴۷ء کے موسم گرما میں اتنے اہم واقعات ہوئے کہ دنیا ان تبدیلیوں کو ابھی پوری طرح نہیں سمجھ سکی جو اس زمانہ میں ہوئی تھیں۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے اس اصول پر عمل کرتے ہوئے کہ اگر شدید اقدامات کرنا ہیں۔ تو جلد اور سختی سے کئے جائیں تقسیم پر زور دیا ۱۵۔ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان اور پاکستان دونوں نے برطانوی تاج کے ماتحت مستعمرات کی حیثیت اختیار کی اور دستور ساز اسمبلیوں کو خود مختاری حاصل ہو گئی۔ ۱۷۔ اگست کو سر سائرل ریڈکلف نے جنہیں دونوں مستعمرات کی سرحدیں مقرر کرنے کے لئے ثالث بنایا گیا تھا اپنا فیصلہ دیا جسے پاکستان اب بھی اپنے ساتھ سخت بے انصافی سمجھتا ہے۔

نوزائیدہ حکومت پاکستان کو ۷۵,۰۰۰,۰۰۰ آبادی اور تقریباً ۳۵۰,۰۰۰ مربع میل کا فوری انتظام سنبھالنا تھا۔ جبکہ تخمیناً نصف آبادی مغربی پاکستان میں اور نصف آبادی مشرقی پاکستان میں تھی۔ مغربی پاکستان کراچی سے ہنوز متنازعہ عہد و کشمیر تک پھیلا ہوا ہے۔ اور قدیم صوبہ بنگال کے آدھے حصہ اور چٹاگانگ پر مشتمل ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ایک ایسی حکومت کا قیام جو اس نئے ملک کے تمام مسائل سے عہدہ برآ ہو سکے۔ تجربہ کار اور قابل ترین سیاستدانوں کو بھی پریشان کر دینے کے لئے کافی تھا۔ اگرچہ انہیں ان کے سلجھانے کا وقت بھی میسر ہوتا۔ پاکستان کو ہر کام شروع سے کرنا پڑا۔ جس کی یاد دہانی یہاں کا ہر شہری کراتا ہے۔

مستعمرہ ہند انتظامی مشینری کے معاملہ میں خوش نصیب تھا۔ اسے برطانیہ کی حکومتی روایات، مثلیں۔ سامان اور بڑی حد تک عملہ ورثہ میں ملا۔ ان شاندار عمارتوں پر بھی ہند کو قبضہ ملا۔ جو انڈیا آفس نے اس قدیم اور آزمودہ پیشین گوئی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ جو ایک نئی دہلی بسائے گا سلطنت سے ہاتھ دھوئے گا۔ ۱۹۱۱ء میں تعمیر کرنا شروع کی تھیں۔

تقسیم ہند کے فوراً بعد کے پیدا شدہ قتل و غارت نے نوزائیدہ پاکستان کی صورت حال اور بھی پیچیدہ کر دی۔ پچاس لاکھ ہندو اپنی دولت چھوڑ کر پاکستان سے چلے گئے۔ اور ستر لاکھ سے زیادہ غریب کاشتکار مسلمان ہندوؤں کے زیر اثر ہندوستان سے نکل کر پاکستان میں آگئے۔

## کام کی مستحسن رفتار

ان مہاجرین کی اعانت حکومت کا پہلا دشوار مرحلہ تھا۔ اور ارباب پاکستان کے لئے یہ امر یقیناً قابل تحسین ہے۔ کہ اکیس مہینوں میں اور اس دشوار حالات میں ایک ایسی حکومت قائم کر دی جو نہ صرف کام بلکہ خوب کام کر رہی ہے۔

آج حکومت پاکستان کے دفاتر کراچی کی ریتلی سرزمین پر مختلف عمارتوں میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں سے بعض عمارتیں سفیدی کی ہوئی جھونپڑیوں سے کسی حال میں بہتر نہیں ہیں۔ لیکن یہ دفاتر انتہائی اہلیت سے کام سرانجام دے رہے ہیں اور سلطنت چھ مہینے بعد مالی سال شروع ہوتے ہی پاکستان کا بجٹ متوازن ہونے لگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں خام اشیاء کی افراط ہے۔ اور معیار زندگی سادہ ہے۔ پاکستان دنیا کا ۸۰ فی صدی پٹ سن کثیر تعداد میں لمبے ریشے کی روئی اور کچھ چائے پیدا کرتا ہے۔ نیز چمڑے کی خاطر خواہ پیداوار اور برآمد کرتا ہے صرف کچھ چاول کے علاوہ پاکستان اپنی آبادی کے لئے حسب ضرورت سامان خوراک بھی پیدا کر لیتا ہے۔ انہیں مناسب حالات کی وجہ سے پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس کا تجارتی توازن ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ موافق ہے۔

تاہم پاکستانی عوام دو چیزوں سے شاکی ہیں۔ اول برطانوی سرمایہ داروں اور صنعتی کارخانوں کے مالکان کی وہ احتیاط ہے جو وہ پاکستان کے بلاشبہ زبردست ذرائع کو ترقی دینے کی مدد کے سلسلے میں برت رہے ہیں۔ اور اسے برطانیہ میں پاکستان کے نقصان کے مقابلہ پر بھی ہندوستان جیسی بڑی ریاست کی مدد کرنے کے رجحان سے منسوب کرتے ہیں۔

دوسری شکایت کشمیر کے متعلق ہے۔ جسے پاکستان بلاخوف تردید اپنا ایک حصہ تصور کرتا ہے۔ موجودہ جذبات نفرت وغصہ کے ہیں۔ جو پاکستان کو نظر انداز کر لینے اور اس کی پروا نہ کر لینے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس برطانیہ اور دیگر ممالک ہندوستان کی ہر طرح ہمت افزائی کر رہے ہیں۔

مندرجہ سطور بالا میں وزیر اعظم لیاقت علی خان کی لندن میں اس پر اسرار تنبیہہ کے وجوہ موجود ہیں کہ پاکستان کو ہر طرح سے حلقہ بگوش سمجھنا غلطی ہو گی۔ لیاقت علی خان نے حکومت کے رکن اعلیٰ کی حیثیت سے اپنی غیر رسمی بات چیت میں اکثر اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ پاکستان ہندوستان سے بھی دو قدم آگے جائے۔ اور دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کر لے۔

---

## درخواست دعا

میرا لڑکا نور علی عرصہ دو سال سے بیمار ہے۔ درمیان میں قدرے افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر اب پھر اس کا ٹمپریچر ایک ماہ سے ۱۰۲ بدستور رہتا ہے۔ کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اور سخت نحیف و لاغر ہو گیا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

خاکسار حکیم یوسف علی مفرح حیات دواخانہ فلیمنگ روڈ لاہور

## وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۳۶۸ میں مبارک احمد ولد چودھری سردار صاحب عمر ۲۲ سال بھڑوہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میری سالانہ آمدنی مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد ہو گی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد: مبارک احمد۔ گواہ شد: عبد العزیز موصی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھڑوہ گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۳۶۹ میں امۃ الحفیظ زوجہ چودھری سردار خان صاحب عمر ۴۰ سال ساکن بھڑوہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائداد زیورات حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہیں۔ میں اپنی کل جائداد یعنی ۵۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

العبد موصیہ امۃ الحفیظ زوجہ چودھری سردار خان صاحب گواہ شد: خاوند موصیہ بقلم خود سردار خان۔ گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی، انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۳۷۸ میں سکینۃ النساء بیگم زوجہ عبد القادر صاحب عمر ۲۲ سال سکونتی قادیان حال جمیس آباد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر ۵۰۰/- روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ کانوں کے کانٹے طلائی وزنی تولہ قیمتی ۱۱۲/-/- (یکصد بارہ روپے) ایک انگوٹھی طلائی قیمتی ۲۰/- (بیس روپیہ) کل مبلغ ۶۳۲/- (چھ صد بتیس) روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر کوئی اور منقولہ غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامۃ: سکینۃ النساء اہلیہ عبد القادر صاحب گواہ شد: چودھری منظور احمد ہڑپہ ضلع منٹگمری گواہ شد: عبد القادر بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۳۸۱:- میں محمد شفیع ولد احمد دین صاحب عمر ۲۵ سال سکنہ سادھو کی ڈاکخانہ کامونکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد قریباً -/۸۰ روپیہ ہے۔ اس پر میرا گزارہ ہے میں اپنی ماہوار آمد -/۸۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اپنی آمد کی کمی و بیشی یا جائداد دفتر ھذا کو اطلاع دیتا رہونگا

العبد:- بقلم خود حکیم محمد شفیع ولد احمد دین گواہ شد:- سید محمد شفیع شاہ احمدی گواہ شد سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۱۴۹۲:- میں محمد خواجہ غوری ولد عبدالرحمن صاحب غوری عمر ۲۴ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ بصورت مکان محلہ حسین علم یادگیر ہے۔ جس میں میرا حصہ بقدر ۶۰۰ سو روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ ایک اراضی موضع یادگیر مشترکہ جس میں میرا حصہ بقدر ۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کے علاوہ جائداد منقولہ بصورت اثاث البیت و زیورات طلائی نقرئی و نقدی ۴۰۰ روپیہ ہے۔ اس طرح کل جملہ جائداد مالیتی ۱۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۵۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میری وفات کے وقت میری جو جائداد بھی ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم اپنی زندگی میں ادا کروں گا۔ وہ رقم وصیت سے منہا سمجھی جائے گی

العبد:- محمد خواجہ غوری گواہ شد:- محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائی کورٹ۔ گواہ شد:- محمد عبدالحی احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۱۴۹۶:- میں امۃ النصیر بیگم بنت سیٹھ ... عمر ۲۰ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے البتہ میرے والد صاحب کی طرف سے مجھے -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ الامتہ:- امۃ النصیر بیگم احمدی

گواہ شد محمد عبدالحی امیر جماعت احمدیہ گواہ شد:- محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائیکورٹ

وصیت نمبر ۱۱۴۹۴:- میں امۃ السلیم بیگم بنت سیٹھ محمد عبدالحی صاحب عمر ۱۶ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرے والد صاحب کی طرف سے مجھے -/-/۵ روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات پر جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی الامتہ:- امۃ السلیم بیگم گواہ شد محمد عبدالحی احمدی۔ گواہ شد:- محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائی کورٹ

وصیت نمبر ۱۱۵۲۹:- میں ابراہیم مہاجر قادیان ولد پیر اللہ صاحب عمر ۳۳ سال ساکن پوہر کانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ حلقہ مسجد فضل قادیان میں ایک مکان رہائشی دار ڈ ۲ مکان ۱۳ جو والد صاحب کی طرف سے حصہ رسدی ملا ہوا ہے۔ محلہ دار الرحمت میں ایک مکان نمبر ۲۸۶ رہائشی محلہ دار الرحمت میں ایک قطعہ زمین ۵ مرلہ مشترکہ فضل دین ولد عمر دین لہار حلقہ مسجد فضل قادیان اس جائداد غیر منقولہ کی جو قادیان میں ہے۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت تقریباً یکصد روپے -/۱۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کے مد میں کروں تو اسقدر رقم روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد:- موصی ابراہیم حلقہ مسجد فضل حال منڈی چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- پیراں دتا والد موصی نشان انگوٹھا

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۵۵۵:- میں حکیم عطا محمد ولد حکیم احمد دین صاحب عمر ۵۰ سال ساکن چک ۱۲۱/ر گوگھووال ڈاکخانہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں چلی گئی ہے

نور پورہ ضلع فیروز پور میں اراضی ۲ کنال ۱۹ مرلہ۔ چالیس کنال اراضی نہری ۶۵ سالہ ڈول بنجر قدیم بلا شراکت غیری ہے۔ اس کے علاوہ مکان پختہ واقع ڈیرہ تحصیل کھلہ خاص ضلع فیروز پور قیمتی -/۵۰۰۰ روپیہ ہے دھرم کوٹ ضلع فیروز پور ایک کنال ۱۳ مرلہ میں واقع تھا۔ قیمتی -/۱۵۰۰۰ روپیہ اگر مذکورہ بالا جائداد مجھے واپس مل گئی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ میرا گزارہ اس وقت مبلغ -/-/۲۰ روپے ماہوار پر ہے۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان ہو گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:- حکیم عطا محمد بقلم خود۔ گواہ شد:- محمد اسماعیل سیکرٹری مال

گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا

گواہ شد:- محمد یعقوب بقلم خود جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۱۲۱/ر

## درخواست ہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیز سلیم احمد عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو کامل صحت عطا فرمائے (سعید احمد کراچی)

(۲) میری لڑکی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اسکی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں (عبدالکریم لاہور)

# باہمی اختلافات کو مٹا کر متحد ہو جاؤ۔ شیخ صادق حسن کی اپیل

(ہمارے اپنے نامہ نگار سے)

لاہور ۲۸ ستمبر۔ صوبائی مسلم لیگ مغربی پنجاب کے نائب صدر شیخ صادق حسن نے ایک بیان میں بعض اہم قومی مسائل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تمام مسلم لیگی کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ باہمی اختلافات کو مٹا کر متحد ہو جائیں اور پاکستان کو مضبوط و خوشحال بنانے میں حکومت کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے سے قطعاً گریز نہ کریں۔ انہوں نے اپنے بیان میں بالخصوص ان دوستوں کو مخاطب کیا ہے جو گورنر کی امداد کے لئے مشیروں کی نامزدگی کے خلاف ہیں کہ وہ اس نامزدگی میں روڑے نہ اٹکائیں اور اس کو بطیب خاطر منظور کر کے اشتراک عمل کا ثبوت دیں۔ بیان کا اصل متن حسب ذیل ہے:-

"قائد اعظم مرحوم کی سرکردگی میں مسلم لیگ نے پاکستان کے حصول میں نمایاں حصہ لیا جبکہ قیام پاکستان اغیار کی نظروں میں مجذوب کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہ رکھتا تھا۔ مگر یہ امر افسوسناک ہے کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد مسلم لیگ نے کوئی ٹھوس کام نہیں کیا۔ ہماری قوت اس وقت ایک نازک تاریخی دور سے گذر رہی ہے۔ ہندوستان کے جارحانہ رویہ کی وجہ سے مسئلہ کشمیر کا کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔ نعوذ باللہ اگر ہم کسی وجہ سے کشمیر ہاتھ سے کھو بیٹھے تو یہ صرف کشمیر کے تیس لاکھ مسلمانوں سے غداری ہو گی۔ بلکہ پاکستان جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے بہت کمزور ہو جائے گا۔ ہمارے تین بڑے دریا (یعنی راوی، چناب اور جہلم) جن پر ہماری زرعی خوشحالی کا دارومدار ہے کشمیر کی وادیوں سے نکلتے ہیں اور ہمارے لئے نئی رگوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کے کٹ جانے سے ہماری شاداب زمین تباہ ہو جائے گی اور عوام فاقہ کشی پر مجبور ہوں گے۔

ہمیں اپنے تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسلمان بھائیوں کو جو مشرقی پنجاب میں ناگفتہ بہ حالت میں ہیں خوش آمدید کہنا اور ان کی امداد کرنا ہے اپنی پچاس ہزار عورتوں کو جو اغیار کے پاس جہنمی زندگی بسر کر رہی ہیں واپس لانا ہے۔ ان کے علاوہ ان ہزار ہا بیوگان کو گورنمنٹ سے امداد دلانا ہے جن کے مرد تقسیم پنجاب کے وقت شہید ہو چکے ہیں۔

زمانہ نازک ہے۔ ہمیں اپنی توانائیں آپس میں لڑ جھگڑ کر ضائع نہیں کرنا چاہئیں۔ ہمارے دشمن اس باہمی کشمکش سے بہت شاداں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ میں تمام مسلم لیگیوں سے اور بالخصوص میاں ممتاز محمد دولتانہ اور دیگر دوستوں سے جو گورنر صاحب بہادر کے مشیروں کی نامزدگی کے خلاف تھے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اختلافات کو مٹا کر متحد ہو جائیں اور پاکستان کے مضبوط و خوشحال بنانے میں مسلم لیگ گورنمنٹ کو پوری امداد دیں"

## نیشنل لان ٹینس چیمپین شپ کے پہلے پاکستانی ٹورنمنٹ

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۸ ستمبر۔ گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین کی زیر سرپرستی پاکستان کے پہلے نیشنل لان ٹینس چیمپین شپ کے جو ٹورنمنٹ یکم دسمبر سے یہاں شروع ہو رہے ہیں ان کے سلسلے میں مقررہ کمیٹی نہایت شاندار پروگرام مرتب کر دیا ہے۔ یہ ٹورنمنٹ عالمی شہرت کے حامل ہوں گے کیونکہ ان میں دنیا کے مختلف گوشوں سے بین الاقوامی شہرت رکھنے والے کھلاڑی شرکت کر رہے ہیں۔ اب تک ہسپانیہ۔ ارجنٹائنہ۔ یوگوسلاویہ اور اٹلی کے نامور کھلاڑیوں کی طرف سے شرکت کے متعلق رضامندی کا تحریری اظہار موصول ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ فرانس اور امریکہ ان کے سفارت خانوں نے بھی اپنے ممالک کی طرف سے بعض کھلاڑیوں کے شریک ہونے کی اطلاع دی ہے۔ ان کے ناموں اور تفاصیل کے متعلق انتظار کیا جا رہا ہے۔



# پاکستان کو اپنی مالی پالیسی سے کروڑوں روپیہ فائدہ ہوگا

## روئی جوٹ چائے اور کھالوں کی فروخت میں کاوٹ نہ ہوگی

لندن ۲۸ ستمبر۔ شہر کے اہم حلقوں کو توقع ہے کہ پاکستان اپنے روپیہ کی موجودہ قیمت کو تقریباً ۶ ماہ تک برقرار رکھے گا۔ اور اسکے بعد قیمت گرائے گا۔ برطانیہ کے سلسلہ میں پاکستان کی مالیاتی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے برطانوی بورڈ آف ٹریڈ کے ایک اعلےٰ افسر نے کہا کہ اس کا لازمی اثر برطانیہ میں اخراجات زندگی بڑھ جانے کی صورت میں نکلے گا۔ "ہم جوٹ اون اور چائے کی جو زیادہ قیمتیں ادا کریں گے۔ اسکی وجہ سے اس موسم میں غالباً برطانیہ کو ۶۰ لاکھ پونڈ کے قریب زیادہ خرچ کرنا پڑیگا"

پاکستان کو برآمد ہونے والی ضروری اشیاء کا ذکر کرتے ہوئے ترجمان مذکور نے کہا کہ "جوٹ کی پوری تجارت کا انحصار اس کے سستے ہونے پر ہے۔ جوٹ کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے اسکے بدل کی تلاش کی ہمت افزائی ہوگی۔ خصوصاً امریکہ میں جس نے جوٹ کا بدل معلوم کرنے میں بہت کچھ کامیابی حاصل کرلی ہے۔

مذہبی طور پر پاکستان اس صورت حال سے واقف ہے۔ کیونکہ اس نے خام جوٹ پر سے برآمدی ٹیکس ہٹا دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قیمت میں تقریباً ۱۵ فیصدی کی کمی ہو جائے گی لیکن پاکستان روپیہ کی قیمت نہ گرانے کا مطلب یہ ہے کہ قیمت میں ۴۴ فی صدی اضافہ ہوگا۔ اور مذکورہ بالا کمی سے قیمت میں صرف ۲۹ فی صدی اضافہ ہوگا۔" ہندوستان کے جوٹ کے حلقوں کے پاس جوٹ کا اسٹاک ضرورت سے کم ہے اور ہندوستان پاکستان کی ۵۵ لاکھ گانٹھوں کی فصل میں سے ۴۰ لاکھ گانٹھیں خریدتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان زیادہ قیمت پر اپنی ساری جوٹ فروخت کرے گا۔

**روئی** "پاکستان میں تقریباً ۱۱ لاکھ گانٹھیں روئی کی پیدا ہوتی ہیں۔ گذشتہ سال جاپان پھر بازار میں آگیا۔ اس نے ایک لاکھ گانٹھیں حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے صرف ۷۵ ہزار گانٹھیں مل سکیں۔ روس بھی بازار میں ہے "پاکستان کی اوسط اور لمبے ریشہ کی روئی بہت عمدہ ہے۔ اور ہم بھی پاکستانی روئی کے خریدار ہیں۔ خواہ ہمیں زیادہ قیمت کیوں نہ دینا پڑے۔ ہم اتنی ہی روئی خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ جتنی ہم نے گذشتہ سال خریدی تھی۔

**چائے**:- جہاں تک چائے کا تعلق ہے۔ پاکستان کی زیادہ تر چائے برطانوی وزارت خوراک خریدتی ہے۔ جس کی قیمت کا تعین پہلے ہو چکا ہے۔

**کھالیں**:- پاکستان کی کھالوں کا سوال آتا ہے۔ پاکستان سے خاص قسم کی کھالیں آتی ہیں اسکاچ دھکی طرح ان کی مانگ بھی بہت ہے۔ اسلئے اگر قلیل عرصہ کے نظریہ سے دیکھا جائے۔ تو پاکستان اپنے روپیہ کی قیمت نہ گرا کر کئی کروڑ روپیہ پیدا کرے گا۔ "اس کے باوجود طویل عرصہ کا بھی نظریہ ہے۔ پاکستان کی نصف تجارت ہندوستان کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ سوال ہو سکتا ہے کہ روپیہ کی قیمت میں فرق کے باوجود اس تجارت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ جبکہ ہندوستانی سامان بہت سستا ہو گا۔" ہندوستان نے اس فصل میں پاکستان سے ۴½ لاکھ روئی کی گانٹھیں لینے کا سودا کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہندوستان اتنی روئی زیادہ قیمت پر لے گا یا نہیں"

"ظاہر ہے کہ کافی عرصہ ایسا ہوگا۔ جس میں تجارتی دنیا سامان کا اسٹاک کرے گی اور آرڈر دینے دے گی۔ جہاں تک ممکن ہوگا۔ تاجر اپنے اسٹاک قائم رکھنے کی کوشش کریں گے

یہ بھی توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ ہندوستان برآمد پر کنٹرول کرے گا۔ جبکہ ہندوستان اور پاکستان میں آزادانہ تجارت ہونے کی اتنی زیادہ ضرورت تھی۔ تجارت میں اس قسم کی رخنہ اندازی پر بہت افسوس کیا جائے گا" (اسٹار)

## مسلمان لڑکیوں کی بازیابی

دو بچھڑی ہوئی مسلمان لڑکیاں چھڑائی گئی ہیں۔ یہ دونوں آج کل دہلی میں ہیں اور ان کے نام درج ذیل ہیں:- (۱) نسیم اللہ دختر مستقیم ۲ حقیقی باپ کا نام ہے (۲) سلمیٰ ولد فخر الدین ان لڑکیوں کے رشتہ دار۔ دوست یا واقف کار مندرجہ ذیل پتہ سے ان کے متعلق معلوم کر سکتے ہیں۔ (۱) افسر انچارج۔ سرچ بیورو۔ آرگنائزیشن بی بلاک ریوائے سینما روڈ نئی دہلی) (د۔ ریس)

## عید کے لئے چینی کا خاص راشن

لاہور ۲۸ ستمبر۔ عید الاضحیٰ کی تقریب پر حکومت مغربی پنجاب نے چینی کا خاص راشن ۴ چھٹانک فی کس کے حساب دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ راشن یکم سے آٹھ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک حاصل کیا جا سکے گا۔